تاریخ قطبی

تصحیح ڈاکٹر سید مجاہد حسین زیدی پر ایک نظر

از جناب ڈاکٹر محمد خالد صدیقی ایم اے پی ایچ ڈی شعبہ فارسی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۲)

علاوہ ازیں مرتب کو وزن شعر کا بھی احساس نہیں ہے۔ اکثر مصرعے وزن سے خارج ہیں، چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

ص ۱۲۲ س ۸ بند دریک شکارستاں نمی ماند شکار افگن شکار افگن ہمی راند

یہاں پہلے مصرعہ میں بند کی وجہ سے نہ وزن صحیح ہے اور نہ معنیٰ واضح ہیں، کوئی اور لفظ ہوگا

ص ۱۲۷ س ۱۱ ز قحط آتش دیگ دانہا بمرد چہ قحطی کہ آتش ازاں جاں نبرد

اس شعر میں پہلا مصرعہ بے معنیٰ اور خارج از وزن ہے۔

ص ۱۳۳ س ۲ حسینی نبوسید آں بے وفا کہ آخر نزد سیلی در قفا

یہاں سیلی نہیں سیلئ ہونا چاہیئے ورنہ مصرعہ خارج از وزن ہوگا۔

ص ۱۵۰ س ۱۸ یکی قلزم آہن آید بموج نہنگان راہ جلوہ گر فوج فوج

دوسرے مصرعہ میں راہ کی وجہ سے مصرعہ وزن سے خارج ہے۔ رہ ہونا چاہیئے۔

ص ۲۲۲ س ۱۷ بہ بینم تا خود بہنگام جنگ کہ گردد چو موم وگہ باشد چو سنگ

پہلا مصرع وزن سے خارج ہے دوسرے مصرعہ میں گہ کی جگہ کہ ہونا چاہئے۔

ص ۳۳۶ س ۱۴ ہمیں خود ارد ایں چرخ جفا کوش کہ پی نیستی نہ بخشند شربت نوش

دوسرا مصرعہ بے معنیٰ اور وزن سے خارج ہے، پہلے مصرعہ میں جفا کیش ہونا چاہیئے اور دوسرا مصرعہ حاشیہ کے مطابق ہونا چاہیے۔

ص ۳۶۶ س ۱۰ دوسرا مصرعہ : بہ کردن کار کار ما نیست، معلوم نہیں کیا ہے۔

ص ۳۶۷ س ۹ پہلا مصرعہ : ای نادان غافل در چہ کاری ، اس مصرعہ کے شروع میں لفظ تو رہ گیا ہے اس لیے مصرعہ وزن سے خارج ہے۔

ص ۴۴۴ س ۱۴ زلبس کافتاد کا نرا داد میداد جہاں را عدل نوشیروان شد از یاد

دوسرے مصرعہ میں نوشیروان کی جگہ نوشروان ہونا چاہیئے ورنہ مصرعہ وزن سے گر جائے گا' پہلے مصرعہ میں 'کافتاد کانرا' کے بجائے 'افتادگان را' ہونا چاہیے۔

ص ۵۹۴ س ۱۱ چو پرسد تاریخش ای دل بگوی ہمایوں بود وارث ملک وی

مصرعہ اول وزن نادرست ، پرسد کی جگہ پرسند ہونا چاہیے۔ اور دوسرے مصرعہ میں وی کی جگہ 'اوی' ہونا چاہیئے۔

ذیل میں بعض مقامات سے اس کتاب کی چند غلطیوں کی نشاندہی کی جاتی ہے

ص ۳ س ۱۱ بمدادمت شکار و رسوم و آئین رزم و پیکار ۔ اس عبارت میں رسوم کے پہلے مباشرت کا لفظ ہونا چاہیے، جیسا کہ حاشیہ میں درج ہے۔

ص ۵ س ۱۴ پی منازعی ، غلط ، بی منازعی ہونا چاہیے۔

س ۱۵ بحکومت سمرقند آنحدود نصب فرمودند و عنان عزیمت را ...... اس میں سمرقند کے بعد واؤ عاطفہ ہونا چاہیے۔

ص ۶ س ۴ رای زرین کوئی چیز نہیں ، رای رزین ہونا چاہیے، یہی غلطی ص ۱۴۶ پر

دوبارہ ہے مگر ص ۱۹۸ پر راہ؛ رزین صحیح لکھا ہے۔ رزیں کے معنی پختہ ہیں اور اس کا استعمال اسما
اس طرح ہوا ہے۔

ص ۶ س ۱۲ بادرسید غلط، باورسید صحیح ہے۔

ص ۷ س ۵ پیش نماند، بیش نماند صحیح ہے۔

" س ۷ دست جلالت غلط، دست جلادت ہونا چاہیئے۔

" س ۱۶ چوں مور بر روی قبر یہاں قبر کی جگہ قیر ہونا چاہیئے۔

" س ۱۹ سر لطف خفی کے بجائے لطف حقی ہونا چاہیئے۔

ص ۸ س ۲ خدای عز و جل را یہاں را کے بجائے مر ہونا چاہیئے۔

س ۵ خاک چنیں بی تنکی بر فرق نام خود پختند یہاں پختند کے بجائے بیختند ہونا چاہیئے۔

ص ۹ س ۳ لؤلؤ لالا بدون اضافت غلط ہے۔

س ۱۰ نرگس شرف تاج زر از رنج بجز یافت یہاں بجز غلط ہے۔

س ۱۹ چوں ایں منبر محمد بیگ ... رسید محمد بیگ سے پہلے حرف اضافت بہ ہونا چاہیئے۔

ص ۱۰ س ۳ گر از کوہ پرسی بیای جواب بیای کی جگہ بیایی ہونا چاہیئے۔

س ۱۰-۱۱ آں دو بزرگ را ازاں منزل تاریک سپاہ بیرون آوردہ یہاں سپاہ غلط ہے 'وسیاہ' ہونا چاہیئے یعنی منزل تاریک وسیاہ۔

س ۱۱-۱۲ درخورد نایت ہمت خود اسپی لاغری و شتری عنکبوت پیکر بالیشاں عطا فرمود خوردنایت غلط ہے، درخور دنایت ہونا چاہیئے۔ اسپی لاغری کی جگہ اسپ لاغری یا اسپے لاغر ہونا چاہیئے۔

س ۱۳ مبارک شاہ سنجری غلط مبارک شاہ سجزی صحیح ہے۔

ص ۱۰ س ۱۴ ریاض دولتش بہ سبزۂ پیروزی آراستہ گشت اس جملہ میں پیروزی غلط پیروزی صحیح ہے۔

ص ۱۱ س ۲ مبارک شاہ سنجری کی جگہ مبارک شاہ سجزی ہونا چاہیئے۔

س ۱۲ پانزدہ غلط، پانزدہ ہونا چاہیئے۔

س ۱۳ جمعی کثیر وجم غفیر، یہاں جمی غفیر ہونا چاہیئے۔

ص ۱۲ س ۲-۱ باندک مدتی رتبہ وشان بکثرت رجال و دفور اموال ۔۔۔۔ از سائر الوسات ممتاز بودند وسمت تقدم داشتند درمقام اطاعت وانقیاد درآمدند

اس عبارت میں دو بنیادی غلطیاں ہیں۔ اول رتبہ وشان کے پہلے حرف اضافت 'بہ' یا 'در' ہونا چاہیئے۔ دوم داشتند کے بعد حرف عطف ہونا چاہیئے یا پہلے کے جملے شرطی ہونے چاہئیں موجودہ صورت میں اس کا مطلب خبط ہے۔

ص ۱۲ س ۵ چوں در دیوان قضا پرداز وقدر مقرر شدہ بود اس جملہ میں قضا کے بعد پرداز غیر ضروری ہے یا پھر حاشیہ کی عبارت مناسب ہوگی یعنی چوں در دیوان قضا پروانچۂ قدر مشیت ومقرر نہ شدہ بود (نہ بہرحال غلط ہے۔)

س ۸ ادبار نکبت کے بجائے ادبار ونکبت ہونا چاہیئے۔

ص ۱۳ س ۱ حق برادر وخواہری یہاں حق برادری وخواہری ہونا چاہیئے۔

ص ۱۵ س ۱۵ القصہ بر درزمان غبار کدورت ۔۔۔۔ بالاگرفتہ، یہاں بر درزمان کے بجائے درزمان ہونا چاہیے۔

س ۱۹ بساط معارفت را درہم نوردیدہ یہاں معارفت کی جگہ مصادقت ہونا چاہیے۔

ص ۱۷ س ۱۳ جمعی مردم بے غرض دیدہ عرض کردہ بودند، دیدہ زاید ہے

ص ۱۸ س ۳ کمر کوشش واجتہاد برمیان مردمی بستہ، مردمی غلط، مردی ہونا چاہیے۔

ص ۲۲ س ۱۰ بی مداہنہ ، بی مداہنہ ہونا چاہیے

س ۱۴ ہمی کاشتم تخم و بیخ و بزہ بظاہر تخم بیخ و بزہ صحیح ہونا چاہیئے۔

س ۱۶ کہ آن داستان روعلنت پاک ، روعلنت غلط ہے۔

س ۱۷ بدیں می بیزد کرنجند و خرد اس میں دو غلطیاں ہیں۔ بیزد صحیح نہیں ہے، کوئی دیگر لفظ ہوگا۔ کرنجند و کی جگہ گرنجند صحیح ہوگا۔

ص ۲۸ س ۹ باقبال نبشت صاحبقراں زفرق ہمہ مملکت شادماں

دوسرے مصرعہ میں فرق کی جگہ نسخہ بدل میں فرش لکھا ہے۔ صحیح لفظ فرش ہونا چاہیئے ورنہ مصرعہ وزن سے خارج ہوجائے گا۔

ص ۲۹ س ۱۲ رواں گشت فرمان صاحبقراں کراغرق سوی کش آید رواں

دوسرا مصرعہ وزن سے خارج ہے، بسوی ہونا چاہیئے۔

ص ۳۰ س ۳ جف القلم ما ہو کاین اس میں ما کی جگہ بما ہونا چاہیے۔

س ۱۵ ہر ہنری کہ در دمجال سودای سروری باشد بتیغ فنا بردارد وہر کس راکہ اندیشۂ سرکشی و برتری بخاطر راہ یابد زندہ بگذارد

اس میں ہر ہنری غلط، کوئی دیگر لفظ از قسم سرداری، سروری وغیرہ ہونا چاہیئے، دررد غلط، درو صحیح ہے۔ زندہ بگذارد کی جگہ زندہ نگذارد صحیح ہے۔

ص ۳۰ س ۱۷ تاترقی کردن شاخ کہن سرنکشد شاخ نواز سرد بن

پہلا مصرعہ وزن سے خارج اور بے معنی ہے

ص ۳۱ س ۱ لاجرم اسباب زوال و امساک بغایت کمال برمزاج او غالب شد، یہ جملہ بے معنی ہے، حاشیہ کی عبارت صحیح ہے۔

س ۱۲ سعی پیش از بیش ، بیش از بیش صحیح ہے۔

ص ۳۱ س ۱۹ بیجانگاہ بیجایگاہ صحیح ہے اور یہ کئی جگہ اسی طرح سے غلط لکھا ہے۔

ص ۳۳ س ۸ ماہیم دوست و دامن اولاد مصطفٰے یہاں مائیم ودست ہونا چاہئے۔

ص ۳۴ س ۱۵ خودنمای می کردند کی جگہ خودنمائی ہونا چاہیئے۔

ص ۳۵ س ۱۷ برآں سخت ہم اعتماد نمودہ سخت کی جگہ سخن ہونا چاہیئے۔

ص ۳۶ س ۳ کہ نہاں شدم من اینجا مکندم آشکارا ، مکندم کی جگہ مکنیدم ہونا چاہیے۔
مکنیدم بمعنی مکنید مرا ۔ مکند فارسی کا کوئی لفظ نہیں۔

ص ۳۷ س ۲ خدمتش را کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔

ص ۳۸ س ۱۴ تشریف بودند کی جگہ تشریف داشتند ہونا چاہیے، جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

ص ۳۹ س ۱۷ امید رار کی جگہ امیدوار ہونا چاہیے۔

س ۱۸ جہت الکلام مالا کلام ہونا چاہیے۔

ص ۴۰ س ۸ پانژدہم کی جگہ پانزدہم ہونا چاہیے۔

ص ۴۲ س ۱۴ وگر کی جگہ دگر ہونا چاہیے۔

س ۱۷ بگمروند کی جگہ بگروند ہونا چاہیے۔

س ۱۹ پروانگان کے بعد واؤ ہونا چاہیے۔

ص ۴۳ س ۸-۷ باسطرلاب (س ۱۲،۱۴) فتح و فیروزی ارتقاع اختر خجستہ فال اقبال بازجبت
یہاں ارتقاع کے بجائے ارتفاع ہونا چاہیے۔

ص ۴۴ س ۱۴ طیر و ہر دیار یہاں طیر کی جگہ کوئی دوسرا لفظ ہوگا، طیر بے معنی ہے

ص ۴۵ س ۶ فراز کے بجائے فرار ہونا چاہیے۔

س ۱۴ سفید از کی جگہ غالباً سفید دُز ہونا چاہیے

س ۱۷ زاں حصاری کہ طرف بارۂ او درعلو از سیارہ دارد عار
دوسرے مصرعہ میں لفظ سیارہ واضح نہیں ہے۔ ستارہ سے وزن ٹھیک ہوگا ورنہ

مصرعہ وزن سے خارج ہوجائے گا۔

ص ۴۷ س ۱۵ روس کی جگہ الوس ہونا چاہیے۔

ص ۵۰ س ۱۱ بسفر حجاز توجہ نماید اس جملہ کو Inverted Commas میں نہ ہونا چاہیے۔

س ۷ یہاں بنیان واضح نہیں ہے۔

س ۱۶ در تصرف مینمود یہاں تصرف مینمود ہونا چاہیے۔

ص ۵۱ س ۷ مگر بتیغ مراد راطلاق بتواں داد یہاں نتواں داد ہونا چاہیے۔

س ۱۴ در کنج کے بجائے در گنج ہونا چاہیے۔

ص ۵۲ س ۴ مصرعہ دوم: کند بیش از اندیشہ آنجا گذار، یہاں بیش کے بجائے پیش ہونا چاہیے۔

س ۱۵ عرادہ و مجانیق کی جگہ عرادہ و منجانیق ہونا چاہیے۔

س ۱۷ آستین توانای کی جگہ آستین توانائی ہونا چاہیے۔

ص ۵۵ س ۲۱-۲۰ بسمرقند بردو بنوکران امیر حسین یہاں برد کے بجائے بربند ہونا چاہیے، جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

ص ۵۶ س ۹-۸ بیگم را و نور سعادت و اقبال ببدرق بجنود عون و تائید حضرت ذوالجلال بسمرقند آوردند۔ یہاں ہمراہ دفور سعادت یا با وفور سعادت ہونا چاہیے۔ حاشیہ میں 'دخود' دفور کا مصحف ہے۔

س ۱۹ مصرعہ اول میں کزین کے بجائے گزین ہونا چاہیے۔

ص ۵۷ س ۲ مصرعہ دوم میں صرصر کرد کی جگہ صرصر گرد ہونا چاہیے۔

س ۳ مصرعہ دوم میں بوئی کی جگہ 'بہ' ہونا چاہیے۔

س ۱۷ مصرعہ دوم میں بحکیز غلط ہے۔

س ۱۸ مصرعہ اول میں خدمت کرا کی جگہ خدمت گرا ہونا چاہیے۔

ص ۵۸ س ۵ سپہری برانا سپہر پُر از ماہ ہونا چاہیے۔

س ۸ مراسم رعایت میں مراسم زاید ہے

س ۲۱ دوسرے مصرعے میں دبا کی جگہ دیا ہونا چاہیے۔

ص ۶۷ س ۹ ملک را ذرہ بردہ غولان غور زغولان غوری کہ دیو غرور

پہلے مصرعے میں ذرہ اور دوسرے مصرعہ میں زغولان غوری کی جگہ نہ غولان غوری ہونا چاہیے۔

ص ۶۸ س ۵-۶ انتظار کارزار شاہدہ کوشش نبرد آزمایان تیغ کرار سیر میفرمود

انتظار سیر فرمود غلط معلوم ہوتا ہے۔

س ۷ قوت یکی در ہزار شد میں قوت یکی را صحیح ہے یعنی در کے بجائے را ہونا چاہیے۔

س ۸-۹ نرد مان ایک لفظ ہے، نرد کو سطر کا آخری لفظ اور بانہا کو دوسری سطر کا پہلا لفظ قرار دینا نہایت فاحش غلطی ہے۔

س ۱۵ وزان دو لفظ نہیں بلکہ ایک لفظ ہے، وزیدن سے اسم حالیہ

ص ۶۹ س ۱ مصرعہ دوم میں اخگری غلط ہے، اختری ہونا چاہیے جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

س ۳ چوں ملک غیاث الدین را مشاہدۂ آں کارزار کار خویش را زار دید اس جملہ میں غیاث الدین کے بعد را کے بجائے از ہونا چاہیے۔

ص ۷۰ س ۸ حصار و مزلیق پندار بیرون آمدہ اس میں حصار و مزلیق غلط ہے، حصار مزلیق ہونا چاہیے، واؤ زاید ہے

ص ۷۱ س ۲ اوان کے بجائے آوانی ہونا چاہیے۔

س ۳ رسیدند کے بجائے رسانیدند ہونا چاہیے، حاشیہ میں صحیح ہے

ص ۱۰۳ س ۱۲ بنولیست غلط ہے نبولیست ہونا چاہیے۔

ص ۱۰۷ س ۶ مصرعہ دوم : زقفِ مہرگل درپاش چون مرجان یہ مصرعہ واضح نہیں اس سے کوئی معنی نہیں نکلتے ۔

ص ۱۰۸ س ۱۳ مصرعہ دوم میں وگرہ کی جگہ دگر ہونا چاہیے ۔

ص ۱۱۰ س ۲۳ مصرعہ اول میں خوفی کی جگہ خونی۔

س ۲۴ مصرعہ دوم میں برخواست کی جگہ برخاست ۔

ص ۱۱۱ س ۱۸ مصرعہ دوم میں کرای کی جگہ گرای۔

ص ۱۱۲ س ۱۸ آب دود آتشکہ یہ غلط ہے ۔

ص ۱۱۳ س ۱۴،۱۳ بعضی ولایات راکہ قدم اطاعت وانقیاد برجادہ متابعت دود او نہادہ بودند تاخت کردہ اس میں 'جادہ متابعت وودِ او' کے بجائے جادہ متابعت و وداد صحیح معلوم ہوتا ہے ۔

ص ۱۱۸ س ۱۳ بلشتر رفتہ کے بجائے بیشتر رفتہ ہونا چاہیے ۔

ص ۱۲۰ س ۱۸ احوال غلط ہے چول ہونا چاہیے جیساکہ حاشیہ میں ہے ۔

ص ۱۲۲ س ۱۷-۱۴ از کثرت غنائم وافر کہ درپورشہا بیامی از فتوحات متواتر بدست جلادت عساکر گردون مآثر می افتاد باساقیان معسکر ظفر اثر از روی مکنت و اسباب برامرای دیگر عہد وزمان فائق بودند اس میں دو جگہ غلطی معلوم ہوتی ہے ، ایک 'بیای' زاید معلوم ہوتا ہے اور باساقیان مشتبہ ہے اور جملہ جو کہ Subordinate Clause میں ہونا چاہیے وہ نہیں ہے ۔

ص ۱۲۴ س ۳ کانہ کے بجائے کافہ ہونا چاہیے ۔

ص ۱۲۵ س ۳ بیجابگاہ غلط ہے ، بیجا نگاہ ہونا چاہیے ۔

س ۶ اکناف وولایات اس میں واو زاید ہے ۔

ص ۱۲۷ س ۴ دریائی غلط ہے دریائی ہونا چاہیے۔

ص ۱۲۷ س ۷-۶ میں رسیدہ بود کی تکرار حذف ہو جانا چاہیے۔

ص ۱۲۸ س ۱۰-۹ بعرض رسانیدند چون صاحبقران نظر بر ان سپاہ افگند بعرض رسانیدند کی جگہ پر بعرض گاہ حاضر شدند زیادہ صحیح ہے، جیساکہ حاشیہ میں ہے

ص ۱۳۲ س ۳ یہاں پر مفعول غائب ہے، تمور کے بعد شخصی یا کسی فرستادہ جیسے لفظ ہونا چاہیے۔

ص ۱۳۳ س ۲ مصرعہ اول میں ژال کے بجائے زال ہونا چاہیے۔

ص ۱۳۵ س ۶ عزوشانہ کے بجائے عزشانہ ہونا چاہیے، واو زاید ہے۔

س ۱۰ عالم السرواظفیات میں ایک رکن واحد ایک رکن جمع مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔

س ۱۴ گورکہ غلط ہے، اس کے بجائے کورگہ یا کورکہ ہونا چاہیے۔

ص ۱۳۶ س ۱۸ سلاوزبان غلط معلوم ہوتا ہے۔

س ۱۹ تیر کا لفظ بظاہر غلط ہے۔

ص ۱۳۷ س ۲-۱ وخاک آں معرکہ را بیابان باخون مخالفان برآمیختند بیابان کی یہ جگہ نہیں ہے۔ اگر بیابان کو معرکہ کا مصاف سمجھا جائے تو بھی عبارت ٹھیک نہیں ہوتی۔

س ۶ قوشرن کی جگہ قوشون ہونا چاہیے۔

س ۹-۸ فدای دار وبست از جان شستہ یہاں فدائی وار از دست جان شستہ ہونا چاہیے۔

ص ۱۳۸ س ۴ مصرعہ دوم میں بہمگین کی جگہ سہمگین ہونا چاہیے۔

س ۵ مصرعہ دوم میں انباشتہ کی جگہ انپاشتہ ہونا چاہیے۔

س ۲۰ برکشادند کا مفعول غائب ہے، اس کے بعد واو عطف بھی ہونا چاہیے۔

ص ۱۳۹ س جہلتی و مہابای یہاں مہابای غلط معلوم ہوتا ہے۔

س ۱۳ لاجرم درمیان سیلاب چنان بیشتر درمیان دو سیلاب جیساکہ حاشیہ میں ہے، درست ہے۔

ص ۱۴۰ س ۱۲-۱۱ بعضی از ترکان بزرگوار دراری سپہر شہریاری و دربحر سلطنت و کامگاری بودند برحسب اشارت فانکحوا ما طاب لکم من النساء باکرائم حلائل در سلک ازدواج انتظام داد یہاں ترکان بزرگوار کے بعد حرف موصول کہ محذوف معلوم ہوتا ہے۔ دراری غلط ہے، اس لئے کہ اگر ترکان بزرگوار مفعول نہ ہوگا تو "انتظام داد" کے فاعل کا مسئلہ جھگڑے میں پڑ جائے گا۔

س ۱۷ متواتر کے بعد دو کا لفظ غلط ہے، واو ہونا چاہیے۔

ص ۱۴۱ س ۱۸ یہاں سپاس کے پہلے بر غلط ہے، اس کے بجائے پُراز ہونا چاہیے۔

ص ۱۴۳ س ۱۲ رقبہ کے بجائے رفتہ ہونا چاہیے۔

ص ۱۴۴ س ۱۹ مصرعہ دوم میں ہامان کے بجائے ہامون ہونا چاہیے۔

ص ۱۴۶ س ۹-۸ بدست درویشان سید قوام الدین کشتہ شدہ بود درویشان غلط معلوم ہوتا ہے۔

س ۱۳ چون ممالک مازندران باتمام مسخر حضرت صاحبقران شد یہاں باتمام کی جگہ بالتمام ہونا چاہیے۔

س ۱۴ بممالکہ محروسہ ممالک محروسہ ہونا چاہیے۔

ص ۱۴۷ س ۸ بعد در موضع یہاں بعد زاید ہے

س ۱۵ زِ رُی ہونا چاہیے۔ (مصرعہ دوم)

ص ۱۴۹ س ۸ مصرعہ اول میں تخت کی جگہ بخت ہونا چاہیے، بخت نگون بمعنی بدقسمتی۔

س ۱۷ سلطان زین العابدین کے بعد 'را' ہونا چاہیے۔

ص ۱۵۰ س ۲ صعود کے بجائے صعوہ ہونا چاہیے۔

س ۱۶ بیہات مجموعی بظاہر چھاپے کی غلطی ہے، بہیئت مجموعی یا بہیأت مجموعی صحیح ہے۔

ص ۱۵۱ س ۸ پانزدہ کس پیش نماندہ بود "پانزدہ کس بیش" ہونا چاہیے۔

س ۲۰ مصرعہ دوم میں برکالہ ہا غلط ہے

ص ۱۵۴ س ۲ مصرعہ اول میں چندن سپاہ غلط ، چندان سپاہ صحیح ہے

ص ۱۵۵ س ۱۲ مصرعہ اول میں نبرد کے بجائے نورد ہونا چاہیے ، جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

ص ۱۵۶ س ۴-۳ سپاہ سلطان احمد ہر کس بگوشہ ای بیرون رفت اس میں ہر کس زاید ہے۔

ص ۱۵۸ س ۲ مصرعہ اول ، کاوانہا کے بجائے کاروانہا ہونا چاہیے۔

ص ۱۶۸ س ۴ دوسرے مصرعہ کا قافیہ تیغہا نہیں ہوسکتا۔

ص ۱۶۹ س ۵ سامط کے بجائے صامت ہونا چاہیے ، جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

ص ۱۷۲ س ۱۵ از آنجا متوجہ مولتان شد و حاکم مولتان را محاصرہ کرد اس میں 'را محاصرہ کردو' یقیناً زاید ہے ، جیسا کہ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے ، اس لئے کہ قلعہ کا محاصرہ کیا جاتا ہے ، حاکم کا محاصرہ درست نہیں ہے۔

ص ۱۷۶ س ۴-۳ و آن شیر مرد از وصول بآن درہ تنگ کہ از دو طرف آن کوہہا سر بفلک کشیدہ بود اس جملہ کی خبر ندارد

س ۱۹ اطناب سرا پردہ پادشاہی باد باوتاد عنایات الٰہی مسدود شد بے معنی ہے۔

ص ۱۷۷ س ۴ یہاں نفوز یا غلط ہے

س ۱۷ مفصل آن کے بجائے تفصیل آن ہونا چاہیے۔

ص ۱۷۹ س ۹-۷ برحسب اشارت اصابت شعار بر الغار را بر فرشکوہ شاہزادگان کامگار پیر محمد جہانگیر و امیر یادگار برلاس و دیگر امرای نامدار زیب و زینت پذیرفت

را اور بر کی وجہ سے اس جملہ نے جو شکل اختیار کی ہے وہ نہایت مضحک ہے ، معلوم ہی نہیں ہوتا کہ فاعل مفعول کیا ہے۔ را اور بر کے بجائے 'از' ہونا چاہیے۔

س ۱۵ انتظام داد کے بجائے انتظام گرفت ہونا چاہیے جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

ص ۱۸۰ س ۱۱ دندانہای ستور کردار کے بجائے دندانہای ستون کردار ہونا چاہیے۔

ص ۱۸۰ س ۱۷	مصرعہ دوم میں مغز سر آنرا از کے بجائے 'سران راز' ہونا چاہیئے۔

س ۱۸	مصرعہ اول، کرکدن کے بجائے کرگدن ہونا چاہیئے۔

س ۲۱	غلوی میں ی زاید ہے، زیر سے اضافت کا کام لینا چاہیئے۔

ص ۱۸۱ س ۱۰-۹-۸	یہ جملے قواعد کے اعتبار سے غلط ہیں۔

س ۱۶	مصرعہ اول میں از کے بجائے ار ہونا چاہیے۔

س ۲۰	خواطر حزم کے بجائے خواطر شرائط حزم جیسا کہ حاشیہ میں ہے، ہونا چاہیئے۔

ص ۱۸۲ س ۷	در آن حین لشکر کے بجائے 'در آن حین کہ لشکر' ہونا چاہیئے۔

ص ۱۸۳ س ۶	تیر گذار کے بجائے جان گذار ہونا چاہیئے، جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

س ۱۳	پاتند باد کے بجائے با تند باد ہونا چاہیے۔

ص ۱۸۴ س ۹	حوض خاص در دیاچہ است از متحدثات فیروز شاہ است و بزرگی آن نیز .... الخ اس میں فیروز شاہ کے بعد 'است' زاید ہے۔

ص ۱۸۶ س ۱۲	خلخالہا زر اس میں اضافت غائب ہے، خلخالہای زر ہونا چاہیئے۔

ص ۱۹۵ س ۶	برابر گشت کے بجائے برابر کرد ہونا چاہیے جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

ص ۱۹۶ س ۱۵-۱۴	شوکت وسعت کے بجائے شوکت و وسعت ہونا چاہیئے اور بہ بسیاری کے بجائے بر بسیاری ہونا چاہیئے۔

س ۱۹	مصرعہ دوم: زبر دست ہر دست آفرید غلط ہے۔

ص ۱۹۷ س ۱۳-۱۲	دبیر بلاغت شعار قلم دار سر امتثال .... الخ اس میں دبیر کی جگہ دبیراں اور قلم دار کی جگہ قلم وار ہونا چاہیے۔

ص ۱۹۸ س ۹	خدای تعالیٰ بہ بندگان رحمت کناد کنار کے بجائے کناد ہونا چاہیے۔ فارسی زبان کے مبتدی سے بھی یہ غلطی سرزد نہ ہونا چاہیئے۔

س ۱۳	فرمانروای کی جگہ فرمانروائی ہونا چاہیئے۔

ص ۱۹۹ س ۲	مصرعہ اول میں بر ویم کی جگہ بر دیم ہونا چاہئے۔
ص ۲۰۰ س ۱	بعد ازاین با قدام غرور پیراہن فضولی بکرد ؛ اس جملہ میں بکرد کی جگہ مگرد (نہی) ہونا چاہیے۔
س ۱۰	مصرعہ اول میں گردیدہ ای اصل میں گردیدن سے ہے۔ فعل ہے، یہ گرا اور دیدن سے نہیں بنا ہے۔
ص ۲۰۱ س ۲	مصرعہ اول میں 'ہنگام ام' کے بجائے ہنگامہ ام ہونا چاہیے۔
س ۳	مصرعہ اول میں ناپسند مشتبہ ہے، مصرعہ دوم میں دیگر آنرا کے بجائے دیگراں را ہونا چاہیے۔
س ۸	بست کے بجائے پست ہونا چاہیے۔
س ۹	مصرعہ دوم : بنیا و مزد غلط ہے، واللہ اعلم کیا صحیح ہے۔
ص ۲۰۳ س ۶	متعلق بآن کی جگہ تعلق بآن ہونا چاہیے جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔
ص ۲۰۶ س ۷	مصرعہ اول میں خوابستہ کے بجائے خاستہ ہونا چاہیے۔
ص ۲۱۰ س ۱۴-۱۳	عاقبت صبح فیروزی از مطلع بی اثقال حضرت صاحبقران بیہمال دمیدہ شکست بر سپاہ شام افتاد و از بہادران لشکر منصور بضرب بازوی جلادت وساعد سعادت بر سپاہ شام افتاد یہ جملہ غلط اور سپاہ شام افتاد کی تکرار اس غلطی کی طرف مزید اشارہ کرتی ہے۔
ص ۲۱۱ س ۱۲	نہان و مستولی اس میں مستولی غلط ہے۔
س ۱۷	مصرعہ دوم میں بُردن کی جگہ بَردن ہونا چاہیے۔
س ۱۹	مصرعہ اول میں ذرہ ہای کی جگہ زرہ ہای ہونا چاہیے۔
ص ۲۱۶ س ۷	سر بہر زد کی جگہ سر برزد ہونا چاہیے۔
س ۱۳	خواست کی جگہ خاست ہونا چاہیے۔

ص ۲۲۸ س ۱۳ مصرعہ دوم میں جست کی جگہ چست ہونا چاہیے ۔

س ۱۷ مصرعہ ثانی میں از آن پر زمین بے معنیٰ ہے ، اس بنا پر واضح ہے کہ حاشیہ میں جو قرارت درج ہے وہ صحیح سمجھنا چاہیے ۔

ص ۲۳۲ س ۱۴ مصرعہ دوم میں بخت کی جگہ تخت ہونا چاہیے ۔

ص ۲۳۳ س ۴ اس سطر میں گشت و زائد ہے جیساکہ حاشیہ میں ہے ۔

س ۱۲ کماخ کے بعد واو بے معنیٰ ہے ۔

ص ۲۴۰ س ۸ خنا کے بجائے خناق ہونا چاہیے ۔

ص ۲۵۹ س ۱ تذویۂ ز سے ہونا چاہیے ۔

ص ۲۶۸ س ۳ ازان نبود کی جگہ ازان بود ہونا چاہیے ، جیساکہ حاشیہ میں ہے ۔

س ۱۱ دولت اقبال بعد قضا ... الخ یہاں بعد کے بجائے بہ ہونا چاہیے ۔

ص ۲۶۹ س ۱۵ مصرعہ دوم میں پشت او کی جگہ لپست او ہونا چاہیے ۔

ص ۲۷۴ س ۱۱ مقابل بباغبان .... الخ مقابل باغبان ہونا چاہیے ، حاشیہ میں صحیح درج ہے ۔

س ۱۳-۱۲ توسین میں شیخ نظامی رحمت اللہ آوردہ کہ بالکل بے محل ہے ۔

س ۱۷ کردی کی جگہ گردی ہونا چاہیے ۔

ص ۲۹۰ س ۱۴ از قید خلاصی .... الخ خلاصی کے بجائے خلاص ہونا چاہیے ۔

ص ۳۱۴ س ۱۳ مصرعہ دوم میں گرچہ واضح نہیں ہے ۔

س ۱۵ کرہ نای کی جگہ کرنای ہونا چاہیے ۔

س ۱۶ آن مطلع کی جگہ از مطلع یعنی آن کے بجائے از ہونا چاہیے ۔

ص ۳۱۵ س ۲ تاریک شب کی جگہ تاریکی شب ہونا چاہیے جیساکہ حاشیہ میں ہے ۔

س ۷ تبار غیر ضروری ہے جیساکہ حاشیہ میں ہے ۔ اسی سطر میں پیر حسین سعد کے بعد "را" ہونا چاہیے ۔

ص ۳۱۵ س ۱۸ گرفت کے بجائے ساخت ہونا چاہیے جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

ص ۳۲۰ س ۱۵ از طرفین میں از غیر ضروری ہے۔

ص ۳۲۲ س ۱۰ مصرعہ دوم میں گرد کی جگہ کرد ہونا چاہیے۔

ص ۳۲۴ س ۳ کلام نظام کی جگہ کلام معجز نظام ہونا چاہیئے۔

ص ۳۲۶ س ۷ مصرعہ اول میں بحرم کی جگہ سحرم ہونا چاہیے۔

ص ۳۳۲ س ۸ بی حفاظتی کی جگہ بی حفاظی ہونا چاہیے۔

ص ۳۳۶ س ۱۳ مادّی غلط ہے مأوی ہونا چاہیے۔

ص ۳۴۱ س ۱۸-۱۷ دلفریبانی کہ باخود دوست میداری مشان

دشمن جانند وچوں جاں دوست میداری مشان

دونوں مصرعوں میں میداری مشان کے بجائے میداریمشاں ہونا چاہیئے، شان ضمیر متصل جمع غائب کی مثال ہے اور میداریم فعل حال جمع متکلم کا صیغہ۔ اس کے معنی ہوئے "ہم اُن کو دوست رکھتے ہیں" قافیہ کی بحث میں اس کی بڑی اہمیت ہے، اس کو نفاذ کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کی مثال قاسم کاہی کی ایک بیت ہے جو اس کے رسالہ قافیہ میں اس طرح[1] درج ہے:

خوباں اگر بچشم یقیں بنگریمشان ہردم ہزار سجدۂ شکر آوریمشان

ص ۳۵۶ س ۷ مصرعہ دوم میں بگاہ کے بجائے بگاہ ہونا چاہیے۔

ص ۳۶۲ س ۶ طای غلط ہے، طائ ہونا چاہیے۔

ص ۳۲۴ س ۱۰ مسرعہ دوم میں بیراہ ورو کی جگہ بی راہرو ہونا چاہیے۔

---

[1] جامی کا بھی ایک شعر کاہی ہی کی ردیف و قافیہ میں ہے:

تاکی بخون دیدہ و دل پروریمشان ازرہ بروں روند و براہ آوریمشان

ص ۴۴۵ س ۱۱ برق قہرش چو رسد زہرآلود دوستان بگذرد از چرخ کبود

مصرعہ دوم میں دوستان غلط ہے

ص ۴۶۴ س ۱۴ مصرعہ دوم میں تارموی کی جگہ تارموئی ہونا چاہیے ۔

س ۱۵ الحکم الد کی جگہ الحکم للہ ہونا چاہیے ۔

ص ۵۲۰ س ۱۰ تمہیج کی جگہ بتہیج ہونا چاہیے ص ۱۷۰ س ۲۲ پر یہ لفظ صحیح لکھا ہے ۔ مگر ص ۵۴۷ س ۱۷ پر پھر تمہیج غلط ہے۔

ص ۵۲۹ س ۱۲ مصرعہ دوم میں با آمد غلط ہے

س ۱۴ مصرعہ دوم میں کہرپا کی جگہ کہربا ہونا چاہیے ۔

س ۱۵ مصرعہ اول میں کہرباو ارزرد بالکل بی معنیٰ ہے اس کی جگہ کہربا وار زرد ہونا چاہیے ۔

س ۱۷ مصرعہ اول میں نا کی جگہ با ہونا چاہیئے ۔

ص ۵۳۸ س ۹ کشایند غلط ہے ، ستانند ہونا چاہیے جیسا کہ حاشیہ میں ہے

ص ۵۷۳ س ۹ گبرگہ غلط ہے کورگہ ہونا چاہیے ۔

ص ۵۷۷ س ۳ مصرعہ دوم میں ساختند کی جگہ تاختند ہونا چاہیے ۔

ص ۵۸۲ س ۱۳ مصرعہ دوم میں گرد کی جگہ کرد ہونا چاہیے

س مصرعہ دوم میں حشرکہ کی جگہ حشرگہ ہونا چاہیے ۔

ص ۵۸۴ س ۱۷ مصرعہ اول میں برخواست کی جگہ برخاست ہونا چاہیے ۔

ص ۵۸۵ س ۳ مصرعہ اول میں زرہ از تیر کی جگہ دل رزم ہونا چاہیے ، جیسا کہ حاشیہ میں ہے۔

س ۷ تارکار کی جگہ تباہ کار جیسا کہ حاشیہ میں ہے ہونا چاہیے ۔

ص ۵۸۶ س ۱۲ وجود دنایر مشتبہ ہے ۔

س ۱۶ برسانند کی جگہ شود درست ہے جیسا کہ حاشیہ میں ہے ۔

ص ۵۸۸ س ۲ — میزد کی جگہ میزدود ہونا چاہیے۔

ص ۵۹۳ س ۶ — مصرعہ دوم میں وی کی جگہ دی ہونا چاہیے۔

ص ۵۹۴ س ۲-۱ — یہ دو جملے بالکل غلط ہیں، حاشیہ کی مدد سے ان کی تصحیح ہونا چاہیے۔

س ۷-۶ — سخن آرای اور معای کی جگہ سخن آرائی اور معائی ہونا چاہیے۔

س ۱۵ — بدیع کی جگہ بدیعہ ہونا چاہیے۔

س ۱۶ — وقاد کے بعد واو ہونا چاہیے۔

ص ۵۹۸ س ۱ — کمنجاب کی جگہ کمخواب ہونا چاہیے۔

ص ۵۹۹ س ۱۹ — صعالیک غلط ہے مالیک ہونا چاہیے۔

ص ۶۰۶ س ۱۸ — باآشیان کی جگہ باآستان ہونا چاہیے۔

ص ۶۰۷ س ۳ — بالعہد کی جگہ بالعہود ہونا چاہیے۔

ص ۶۰۸ س ۲ — پوشیدہ نماند کہ رسوخ بپایۂ سریر اعلیٰ ارسال گردانی؛ واضح ہے کہ اس جملے میں کچھ الفاظ درج ہونے سے رہ گئے ہیں: حاشیہ کی مدد سے اس کی تصحیح اس طرح ہوگی: پوشیدہ نماند کہ علامت رسوخ وثبات برجادۂ عہد ومیثاق وایمان آنست کہ سخنان زیور را بسمع رضا جا دادہ آن مخاذیل را بپایۂ سریر الخ

ص ۶۰۹ س ۹ — مصرعہ اول میں پسند کی جگہ بسند ہونا چاہیے، دوسرے مصرعہ میں ندرری کی جگہ ندروی ہونا چاہیے۔

س ۱۸ — بقدور زاید ہے۔

ص ۶۱۱ س ۵ — یادگر کی جگہ یاد ہونا چاہیے، یادگر غلط ہے

ص ۶۱۲ س ۷ — مصرعہ دوم میں نمای کی جگہ نمائی ہونا چاہیے۔

ص ۶۲۶ س ۱۱ — آنجا رو غلط ہے

ص ۶۲۷ س ۳ — اعز کے بجائے اعزّ ہونا چاہیے۔

ص ۶۲۷ س ۷ مصرعہ اول میں جست کی جگہ جُست ہونا چاہیے ۔
س ۱۳ قلعہ کشای کی جگہ قلعہ گشائی ہونا چاہیے ۔ قلعہ کشای اسم فاعل ہے اور قلعہ گشائی میں یای مصدر ہے ۔
ص ۶۲۸ س ۳ دو اروم کی جگہ دوارودم ہونا چاہیے ۔
س ۱۴ ماہچہ کی جگہ ماہچۂ ہونا چاہیے ۔
ص ۶۳۰ س ۱۹ خط بجرہ کی جگہ خطۂ بحر ہونا چاہیے ۔
ص ۶۴۱ س ۹ مصرعہ دوم گدای کی جگہ گدائی ہونا چاہیے ۔
ص ۶۴۲ س ۸ بکشید غلط بکشید ہونا چاہیے ۔
ص ۶۴۴ س ۴ دیگری کے بعد مرزا حکیم چھوٹ گیا ہے جیسا کہ حاشیہ میں ہے ۔
ص ۶۴۵ س ۵ پی مساعدت کی جگہ بی مساعدت ہونا چاہیے ۔
س ۶-۷ اس جملہ کی خبر ندارد ۔ (رک حاشیہ)
س ۱۳ لازم التنظیم بسبب استعداد ابدی و موجب ارتقا بدرجات سرمدیست یہ غلط ہے حاشیہ کی مدد سے اس کی تصحیح ہونا چاہیے ۔
س ۱۵ مصرعہ اول میں بخائش کی جگہ بخشائش ہونا چاہیے ۔
ص ۶۵۲ س ۶ انواعیکہ غلط ہے
س ۷ است کی جگہ را ہونا چاہیے ۔
س ۱۰ بقول بالکل غلط ہے ۔
س ۱۳ بدلیہ غلط طور پر آیا ہے ۔
ص ۶۵۳ س ۱ حاشیہ سے تصحیح ہونا چاہیے ۔
س ۷ فکر پیشہ کی جگہ فکرت پیشہ ہونا چاہیے ۔
س ۲۰ نغمہ سرای کی جگہ نغمہ سرائی ہونا چاہیے ۔

ص ۶۵۴ س ۵ رخش کی جگہ رخ ہونا چاہیے۔

س ۱۲ ذرۂ کی جگہ ذروہ ہونا چاہیے۔

ص ۶۵۵ س ۱۹ تخت و افراز کے بجائے تخت و افسراز ہونا چاہیے۔

س ۲۰ با وجودش کے بجائے باجودش ہونا چاہیے۔

ص ۶۵۶ س ۵ مصرعہ دوم میں عدم زد کی جگہ علو زو ہونا چاہیے۔

س ۷ مصرعہ اول بالکل غلط ہے۔ حاشیہ سے تصیح ہونا چاہیے۔

س ۸ مصرعہ دوم : خورد توسن وچرخ اسکندری اس کے بجائے خورد توسن چرخ اسکندری ہونا چاہیے۔

س ۱۷ شروع کے بجائے نماید ہونا چاہیے۔

ص ۶۵۷ س ۱۸ مصرعہ اول میں از کی جگہ ار ہونا چاہیے۔

ص ۶۵۹ س ۳ مصرعہ اول میں کوزن کی جگہ گوزن ہونا چاہیے۔ اسی شعر میں یکذرہ زن غلط ہے۔

س ۴ مصرعہ دوم میں بسیارگی غلط ہے۔

جن غلطیوں اور فروگذاشتوں کا اوپر ذکر ہوا ہے یہ نمونہ مشتی از خرواری ہیں۔ سرسری مطالعے سے میری نظر میں جو باتیں قابل ذکر معلوم ہوئیں ان کی طرف ان سطور میں اشارہ کیا گیا ہے، اس کتاب کی تمام غلطیوں کے احاطے کے لئے دفتر درکار ہے جس کا نہ اس وقت موقع ہے، اور نہ اس مختصر سے مقالے میں اس کی گنجائش، راقم سطور کا منشا یہ ہے کہ متنوں کی تصیح کی طرف صرف ایسے حضرات کو متوجہ ہونا چاہیے جو اس کی صلاحیت رکھتے ہوں، خواہ مخواہ کسی قدیم متن کو غلط طور پر پیش کرنا کوئی علمی خدمت نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید میری اس تحریر سے میں اپنے مقصد کی طرف اشارہ کرنے میں کامیاب ہوگیا ہوں، اگر قارئین حضرات کے سامنے میں اپنے مقصد کو پیش کرنے میں کامیاب ہوا ہوں تو میں اپنی سعی کو مشکور سمجھوں گا۔